www.KitaboSunnat.com

سنتِ رسول ﷺ کی تعظیم

اور مخالفینِ سنت کے بارے میں سلف کا موقف

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبدالقیوم بن محمد بن ناصر السحیبانی

استاذِ حدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

اردو قالب

امیر الاسلام بن بحر الحق چاندپوری

نظرثانی

ڈاکٹر حشر الدین بن عبدالشہید مدنی

اسسٹنٹ پروفیسر امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی سعودی عرب

ناشر

مرکز السلام التعلیمی

شری کنڈ، گمانی، صاحب گنج، جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

إدارة مركز السلام التعليمي

كلية أبي بكر الصديق رضي الله عنه

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنتِ رسول ﷺ کی تعظیم

اور مخالفینِ سنت کے بارے میں سلف کا موقف

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبد القیوم بن محمد بن ناصر السحیبانی

استاد حدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

اردو قالب

امیر الاسلام بن بحر الحق چاندپوری

نظر ثانی

ڈاکٹر حشر الدین بن عبد الشہید مدنی

اسسٹنٹ پروفیسر امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسیٹی، سعودی عرب

ناشر

مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ، صاحب گنج، جھارکھنڈ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: سنتِ رسول ﷺ کی تعظیم
اور مخالفینِ سنت کے بارے میں سلف کا موقف

تالیف: فضیلۃ الشیخ عبدالقیوم بن محمد بن ناصر السحیبانی

مترجم: امیر الاسلام بن بحرالحق چاندپوری

ناشر: مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ، برہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ (۸۱۶۱۰۱)۔

سال اشاعت: ۱۴۳۹ھ - ۲۰۱۸ء

تعداد صفحات: ۴۸

تعداد اشاعت: ۱۰۰۰

قیمت:

ملنے کے پتے:

۱- مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ، برہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ (۸۱۶۱۰۱).

۲- اہل حدیث جنرل لائبریری شری کنڈ، برہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ (۸۱۶۱۰۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ کتاب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	عرض ناشر	۵
۲	عرض مترجم	۷
۳	تقریظ از فضیلۃ الشیخ محمد بن محمد المختار الشنقیطی / حفظہ اللہ	۱۱
۴	مقدمہ مؤلف	۱۳
۵	فصل: سنتِ رسول ﷺ کی تعظیم کے بیان میں	۱۹
۶	فصل: سنت کی تعظیم نہ کرنے والوں کا برا انجام	۲۷
۷	فصل: سنت کا مقابلہ کرنے والوں کے بارے میں سلف کا موقف	۳۱
۸	خاتمہ	۳۹
۹	فہرستِ کتاب	۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

حامِدًا ومُصَلّیًا أما بعد:

انسان کی معراج وکمال نفع بخش علم اور عمل صالح میں ہے۔ ہدایت اور دینِ حق انہی دونوں میں منحصر ہے۔ اللہ تعالی نے سورہ عصر کے اندر قسم کھا کر بیان فرمایا ہے کہ پوری انسانیت گھاٹے اور خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان و عملِ صالح کے ساتھ متصف ہوں اور دوسروں کو حق کی وصیت اور صبر کی دعوت دیتے ہوں۔

معلوم ہوا کہ دینِ حق ایمان و عمل کا نام ہے اور ان دونوں کی تکمیل کے لئے دوسروں کو صبر اور ایمان وعمل کی وصیت کرنا ضروری ہے۔ فلاحِ دارین کے متمنی انسان کو چاہئے کہ اپنی عمر کی ہر گھڑی اس کے حصول کے لئے وقف کر دے۔

رفتارِ زمانہ کے ساتھ کتاب وسنت کے علوم کی نشر واشاعت میں جدید وسائل وٹکنالوجی کا استعمال تو کما حقہ ہونے لگا ہے البتہ مسلم معاشرے میں کتاب وسنت پر عمل کے باب میں بڑا خلا محسوس کیا جاتا ہے۔ اور کتاب وسنت پر عمل پیرا متبعینِ سنت کے ساتھ استہزاء ایک بیماری بن کر ہمارے سامنے کھڑا ہے۔

اللہ تعالی جزائے خیر دے عالمِ اسلام کے مشہور یونیورسٹی کے استاد حدیث شیخ عبد القیوم بن محمد بن ناصر السحیبانی / حفظہ اللہ کو جنہوں نے اس بیماری کو محسوس کیا اور قرآن وسنت کے نصوص، ائمہ سلف کے اقوال وآثار کی روشنی میں اس بیماری کے علاج کی تشخیص کی اور اسے "تعظيم السنة وموقف السلف ممن عارضها أو استهزأ بشيء منها" کے نام سے ایک مختصر جامع رسالہ تصنیف فرما کر امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عزیز گرامی شیخ امیر الاسلام بن بحر الحق سلفی مدنی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے موضوع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے استاد کی اس علمی کاوش کو اردو کے قالب میں ڈھال کر بر صغیر ہند وپاک کے مسلمانوں کو اس سے استفادہ کا موقع فراہم کر دیا ہے۔

مترجِم مرکز السلام کے قیام کے ابتدائی مراحل میں اس کے تعلیمی ادارہ کلیہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں طالب علم رہے ہیں۔ اور فی الوقت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں کلیہ الحدیث کے قسم "فقہ السنہ" سے ایم. اے. کے بعد پی. ایچ. ڈی کے لئے مقیم ہیں۔

ترجمہ کی معتبریت اس بات سے بڑھ گئی ہے کہ ہمارے پڑوس ضلع پاکوڑ سے تعلق رکھنے والے جناب ڈاکٹر حشر الدین بن عبد الشہید سلفی مدنی صاحب نے حرف بحرف ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے۔

مرکز السلام التعلیمی اپنے مدرسین اور علاقہ کے اہل علم کی علمی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اردو اور بنگلہ زبانوں میں اپنے مدرسین اور علاقہ کے دیگر علماء کی تالیفات وتراجم کی نشر واشاعت کا اہتمام کرتا آرہا ہے۔ یہ ترجمہ شدہ رسالہ (**سنت رسول ﷺ کی تعظیم اور مخالفینِ سنت کے بارے میں سلف کا موقف**) کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ اس مترجَم کتابچہ کو قارئین کے لئے مفید بنائے اور مؤلف، مترجم، ناشر اور تمام معاونین کو جزائے خیر سے نوازے آمین!!

عقیل اختر یوسف مکی

ڈائریکٹر

مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ، صاحب گنج، جھارکھنڈ

۱۱/ ۰۷/ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۸/۳/۲۰۱۸ء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم

دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر استوار ہے؛ اگر یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک چیز کسی معاشرہ میں نہ ہو تو اس معاشرے کو اسلامی معاشرہ نہیں کہا جا سکتا، اور وہ دو چیزیں ہیں: قرآن کریم اور پیغمبرِ اسلام حضرت محمد ﷺ کی سنت ۔

نبی کریم ﷺ کی سنت عالمِ انسانیت کے لئے ایک عظیم مشعلِ راہ اور نمونۂ عمل ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾(۱)

یعنی: (اللہ کے رسول ﷺ میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے)۔

اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ میں خاص طور سے ہم مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات ہی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے اس لئے ہدایت اور حقیقی کامیابی وکامرانی کے متلاشیوں کو چاہیئے کہ عقائد وعبادات سے لے کر زندگی کے ہر موڑ پر پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات اقدس کو بطور نمونہ پیشِ نظر رکھیں؛ کیوں کہ دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، تابعین عظام اور عام سلف صالحین نے جب اس پیغام الہی کو دل وجان سے اپنایا اور نبی کریم ﷺ کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنایا تو وہ دنیا وآخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

لیکن افسوس کہ رفتہ رفتہ وہ دَور بھی آگیا جب عزت وبلندی اور کامیابی وکامرانی کے اس راز کو فراموش کر دیا گیا، بہت سے مسلمان سنتِ رسول ﷺ سے بیزاری و دوری اختیار کرنے لگے، اسلامی طور

---

(۱) سورۃ الاحزاب، آیت نمبر (۲۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وطریقے سے نفرت اور اور غیر اسلامی تہذیب وتمدن کے دلدادہ ہوگئے اور اس طرح مسلم معاشرے سے اسلامی اقدار وروایات مٹنے لگیں یا پھر ان کا دائرہ محدود ہو کر رہ گیا؛ یہاں تک کہ وہ خطرناک صورت حال بھی سامنے آگئی کہ امت کے بعض افراد کو نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے چڑ ہونے لگی اور مسنون کاموں کا استہزاء کرنا ان کا وتیرہ بن گیا۔ نعوذباللہ من ذلک۔

محترم قارئین! مسنون اعمال کو ترک کرنا ایک بڑا جرم ہے، لیکن ان کا استہزاء کرنا وہ گناہِ عظیم ہے جو انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے، اس لئے اس سلسلے میں ان لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے کی سخت ضرورت ہے جو نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا انکار، یاکسی بھی اسلامی شعار کا دانستہ یانا دانستہ طور پر مذاق اڑانے کی کوشش کرتے ہیں؛ کیوں کہ یہ وہ خطرناک گناہ ہے جو انسان کو اسلام کے شاہراہ عام سے نکال کر کفر کے راستے پر لا کھڑا کر دیتا ہے۔

استاد محترم شیخ عبد القیوم بن محمد بن ناصر کو اللہ تعالی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس **خطرناک** صورتحال کو محسوس کیا اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے واسطے (**تعظیم السنة وموقف السلف ممن عارضها أو استهزأ بشيءٍ منها**) نامی ایک اہم رسالہ تحریر فرمایا۔

زیر نظر کتاب (**سنت رسول ﷺ کی تعظیم اور مخالفین سنت کے بارے میں سلف کا موقف**) اسی عربی رسالے کا اردو ترجمہ ہے۔

شیخ محترم جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ میں کلیہ حدیث کے مشہور اساتذہ میں سے ہیں، نہایت سادہ لوح ،نرم مزاج اور نیک طبیعت کے مالک ہیں، درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا بھی ذوق رکھتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اشاعتِ توحید و سنت اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر متعدد دینی رسالے ترتیب دے چکے ہیں اور یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔

محترم مصنف نے اس رسالہ میں یہ واضح کیا ہے کہ سنت سے مراد صرف مندوب و مستحب کام ہی نہیں جو کہ فقہاء کی اصطلاح میں مکروہ کے مقابل میں مستعمل ہے اور نہ ہی اس سے صرف حدیث رسول ﷺ ہی مراد ہے جو کہ قرآن کریم کے بالمقابل مستعمل ہے، بلکہ یہاں سنت سے اس کا وسیع تر مفہوم مراد لیا گیا ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ کا وہ طریقہ کار جس پر چل کر آپ نے زندگی گزاری، چاہے وہ طریقہ واجب کا درجہ رکھتا ہو یا مستحب کا، چاہے اس کا تعلق عبادات سے ہو یا عقائد سے، یا اس کا تعلق دیگر معاملات و سلوکیات سے ہو۔

اس کتاب میں موصوف نے قرآن وحدیث اور آثار سلف کی روشنی میں سنت رسول ﷺ کی اہمیت، مقام و مرتبہ اور اس کی عظمت پر مختصر مگر جامع انداز میں بہت ہی قیمتی بحث کی ہے۔

سلف صالحین کا سنت سے لگاؤ اور معاندین و مخالفین سنت کے ساتھ ان کے ردِّ عمل کو واضح کرنے کے لئے مصنف نے ان کی زندگیوں کے متعدد واقعات و حکایات کا بہترین انتخاب کیا ہے۔

مصنف نے سنت کی مخالفت کرنے والوں، اسے عقل کے ترازو پر تولنے والوں، اور اس کے اوامر کی مخالفت کرنے والوں کے خطرناک انجام سے لوگوں آگاہ کیا ہے۔

مذکورہ بالا امور کی بنا پر ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب وقت کی اہم ضرورت ہے اور امید کرتے ہیں کہ اردو داں طبقہ کو اس ترجمہ سے ضرور فائدہ ہوگا۔ وماذلک علی اللہ بعزیز۔

حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ ترجمہ کتاب کی عبارت اور مؤلف کے مراد کے عین مطابق ہو اور اس میں کسی بھی قسم کی فروگذاشت سے بچنے کیلئے طباعت سے قبل اہل علم سے ترجمہ پر نظر ثانی کرائی گئی ہے؛ اس سلسلے میں ہمارے فاضل گرامی جناب سلمان احمد بن سراج احمد سلفی (پی. ایچ. ڈی. اسکالر شعبہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ، جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ) اور محترمی ومکرمی جناب مولانا محمد ریحان الطاف حسین سلفی(استاد مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ) صاحبان شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان دونوں نے ترجمہ کو بغور پڑھا اور اپنے مفید ملحوظات سے نوازا۔

خصوصی طور پر شکریہ کے مستحق ہیں ہمارے مربی کی حیثیت رکھنے والے عالی قدر جناب ڈاکٹر ابو حماد حشر الدین بن عبد الشہید سلفی مدنی صاحب جنہوں نے اس ناچیز کی گزارش پر اصل کتاب کے ساتھ ترجمہ کو شروع سے آخر تک حرف بحرف پڑھا اور ضروری اصلاحات کے ساتھ ساتھ میری ہمت افزائی فرمائی۔ فجزاہم اللہ أحسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

میں فضیلۃ الشیخ **عقیل اختر بن یوسف مکی صاحب** "مدیر مرکز السلام التعلیمی شری کنڈ" کا بھی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے بغیر کسی پش وپیش کے کتاب کی اشاعت اپنے ذمہ لی۔اللہ تعالی شیخ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور دین وعلم کی خدمت کی مزید توفیق بخشے، آمین!

آخر میں اللہ تعالی سے دعاہے کہ اس کتاب کو مؤلف، مترجم، ناشر اور اس کو منظر عام پر لانے میں جنہوں نے بھی تعاون کیاہے سب کے لئے دنیا میں خیر وبرکت، اور بروز قیامت نجات کا ذریعہ بنادے، آمین یارب العالمین.

مترجم:

امیر الاسلام بحر الحق، پی ایچ ڈی اسکالر شعبہ فقہ السنہ، کلیہ حدیث، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔

مستقل پتہ: چاندپور، اگلوئی، برہروا، صاحبگنج، جھارکھنڈ، انڈیا، پن کوڈ(۸۱۶۱۰۱)۔

amirchandpuri33@gmail.com.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ از فضیلۃ الشیخ محمد بن محمد المختار الشنقیطی / حفظہ اللہ

مدرس مسجد نبوی، خطیب مسجد قباء واستاد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ.

إنَّ الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضلَّ له، ومن يُضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أنَّ محمدًا عبده ورسوله، أرسله بين يدي الساعة بشيرًا ونذيرًا وداعيًا إلى الله بإذنه وسراجًا منيرًا، وصلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم تسليمًا كثيرًا. أمَّا بعد:

بے شک اللہ رب العالمین نے سنتِ نبوی ﷺ کو نہایت بلند وبالا مقام عطا کیا ہے، اور بندوں پر اس سے محبت و اس کی پیروی کو واجب قرار دیا ہے، اس نے سنت کی بقا وحفاظت کیلئے ہر زمانے میں لوگوں کی ایک ایسی جماعت کا بند وبست وانتظام کیا ہے جس نے اس کو سیکھا، خود اس پر عمل کیا اور لوگوں کو اسکی طرف بلایا، نیز اس کی حفاظت کی خاطر اپنی بے مثال جانی ومالی قربانیاں پیش کیں اور اس طرح سے وہ سنت کے سب سے زیادہ حقدار اور اہل قرار پائے۔

اس جماعت نے محبینِ سنت کیلئے اپنی سچی محبت کو نچھاور کیا، اور معاندین سنت سے اپنے شدید بغض اور کھلی عدوات کا اعلان کیا، یہی لوگ ظاہر وباطن میں اہل سنت ہیں، اور شب وروز چشمۂ سنت کی نگہبانی کرنے والے ہیں۔

یہ مبارک کتابچہ خالص کتاب وسنت کے نصوص اور اس امت کے سلف صالحین کے پاکیزہ ومعطر اقوال کا مختصر سا مجموعہ ہے، جسکو فضیلۃ الشیخ عبد القیوم السحیبانی صاحب نے ترتیب دیا ہے، اللہ تعالی ان کو اپنی اس دینی حمیت اور سچی سلفی غیرت پر بہترین بدلہ عطا کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو ہر عام وخاص کیلئے امید سے زیادہ نفع بخش ومفید بنائے، اوراس کے لیے لوگوں کے دل و کان کھول دے آمین! وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبیہ وآلہ وصحبہ اجمعین!

محمد بن محمد المختار بن محمد الشنقیطی

۲۲ /۴/ ۱۴۱۴ھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ مؤلف

إنَّ الحمدَ لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ به من شرور أنفسنا ومن سيئاتِ أعمالِنا، من يهده الله فلا مضلَّ له، ومن يُضلِلْ فلا هاديَ له، وأشهد ألاَّ إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أنَّ محمدًا عبدُه ورسولُه.

قال تعالى: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ ﴾ (١).

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا ﴾ (٢).

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلٗا سَدِيدٗا ۝٧٠ يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ﴾ (٣).

إنَّ أصدقَ الحديث كتابُ الله، وخيْرَ الهدي هديُ محمد بن عبد الله ﷺ، وشرَّ الأمور محدثاتها، وكلُّ محدثةٍ بدعة، وكلُّ بدعةٍ ضلالة، وكلُّ ضلالةٍ في النار. وبعد:

بے شک اللہ رب العالمین نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی طرف بھیجا تا کہ وہ انہیں ان کی طرف نازل کی گئی وحی سے باخبر کریں، انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئیں، اور سیدھے راستے کی رہنمائی کریں۔

اور اللہ تعالی نے بندوں پر آپ ﷺ کی اطاعت، محبت، اور تائید و توقیر کو واجب قرار دیا ہے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي

---

(۱) سورۃ آل عمران: آیت نمبر (۱۰۲).

(۲) سورۃ النساء: آیت نمبر (۱).

(۳) سورۃ الاحزاب: آیت نمبر (۷۰، ۷۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡ ﴾[1].

ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی، اور فرمانبرداری کرو رسول ۔ ﷺ۔ کی، اور تم میں سے اختیار والوں کی۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا يُؤْمِنُ أحدُكُمْ حتّى أكونَ أحبَّ إليه منْ والدِه وولَدِه والنّاسِ أجْمَعِين»[2].

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اپنے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس پیغام الٰہی کو اپنایا، اور اسی کے مطابق زندگی گزاری۔

چنانچہ وہ اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ ۔ﷺ۔ سے سچی محبت رکھتے، ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے، ان کے یہاں آپ ﷺ کی سنت، آپ کا طریقہ اور آپ کا قول تمام چیزوں پر مقدم ہوتا، آپ کا فرمان ان کے لئے فیصلہ کن ہوتا، اس پر کسی کی بھی بات کو ہرگز مقدم نہ کرتے۔

وہ لوگ سنت کا دفاع کرنے والے، اور اس کے پکے سچے حامی ومددگار تھے، جب کسی کو دانستہ یانادانستہ سنت کی مخالفت یا استہزاء کرتے پاتے تو اس کی سرزنش کرتے، اس کی ملامت کرتے اور اس کو سخت ڈانٹ پلاتے، اور اس سے قطع تعلقی اختیار کرلیتے؛ نہ اس سے بات کرتے اور نہ ہی اس کے ساتھ رہتے، بسا اوقات ایسے شخص کی پٹائی کردیتے، یا اس کو مرتد قرار دیتے ہوئے یا بطور تعزیر قتل کردیتے۔

اس طرح سے انہوں نے سنت رسول کو مکاروں کے مکر وفریب، وظالموں کی جارحیت سے محفوظ رکھا، اور اپنے رسول ﷺ کے ساتھ خیر خواہی کا فریضہ انجام دیا۔

---

(۱) سورۃ النساء: آیت نمبر (۵۹).

(۲) صحیح البخاری: حدیث نمبر (۱۵) و صحیح مسلم: حدیث نمبر (۷۰).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر تابعین عظام کا زمانہ آیا تو یہ بھی اپنے سلف کے طریقے پر گامزن رہے اور انہیں کے نقش قدم پر چلتے رہے۔

یہاں تک کہ جب زمانہ دراز ہو گیا، مدت لمبی ہو گئی اور ایمان کمزور پڑ تا گیا، خبث و نفاق نے ایمان کی جگہ لے لی اور ورع کم ہو گیا تو بہت سے لوگ قول و کلام میں جرأت کرنے لگے، ہر آدمی اپنی خواہشات کے مطابق بات کرنے لگا، اور اپنی زبان سے ایسی ایسی باتیں کرنے لگا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول -ﷺ- کو پسند نہیں۔

اور خصوصا اِس زمانے میں۔ جو کہ فتنوں کا زمانہ ہے، اور جہاں روزانہ ایک سے بڑھ کر ایک فتنے جنم لے رہے ہیں، ہم بہت سارے تعجب خیز امور، وبڑے بڑے مصائب کو دیکھ رہے ہیں اور بہت سے ایسے امور کا مشاہدہ کر رہے ہیں جن پر کوئی بھی باغیرت مسلم خاموش نہیں رہ سکتا۔

ان عجائبات و مصائب عظمی میں: سنت رسول ﷺ کا مذاق اڑانا اور اس کی تحقیر کرنا، اور اپنے افکار و آراء، خواہشات وعادات کے ذریعہ طریقۂ رسول -ﷺ- کی مخالفت کرنا سرِ فہرست ہے۔

مثال کے طور پر داڑھی کا مذاق۔

ٹخنے کے اوپر کپڑا پہننے والوں کا مذاق۔

عورت کے پردہ کا استہزاء۔

مسواک کرنے اور سترہ کر کے نماز پڑھنے پر مذاق اڑانا اور اس کے علاوہ دیگر مشروع و مسنون کاموں کا مذاق اڑانا۔

جی ہاں! آپ سنیں گے کہ اس خصلت کے لوگ مسنون اعمال کو بھدے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں، ان پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، اپنے خالی اوقات پُر کرنے کیلئے عاملینِ سنت، و محافظین سنت پر ہنسنا واستہزاء کرنا ہی ان کا وتیرہ بن چکا ہے، اس طرح وہ لوگ سنت پر عمل کرنے والوں کو ہنسی مذاق کا سامان بنا لیتے ہیں، سچ مچ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کے رسول -ﷺ- کی وہ حدیث صادق آتی ہے، جس میں آپ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نے فرمایا: « وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ » (١).

یعنی: بے شک انسان کبھی اپنی نادانی میں اللہ تعالی کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتاہے جس کے سبب وہ جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

بہت سے لوگ اس بات سے غافل ہیں کہ سنت کا مذاق اڑانا نہایت خطرناک اور عظیم امر ہے؛ کیوں کہ سنت کا مذاق اڑانا دراصل دین اسلام کا مذاق اڑانا ہے اور دین کا مذاق اڑانا صریح کفر ہے، اور آدمی کو دین اسلام سے خارج کر دینے والا ہے؛ چاہے یہ ہنسی مذاق اور کھیل کود کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔

۞ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:(جس نے اللہ رب العالمین کو گالی دی اس نے کفر کا ارتکاب کیا ؛ چاہے اس میں وہ سنجیدہ ہو یا بطور مذاق ہی اس نے ایسا کیا ہو، یہی حکم اس کا بھی ہے جو اللہ رب العالمین کے ساتھ، یا اس کی آیتوں، یا رسولوں، یا پھر اس کی کتابوں کے ساتھ استہزاء کرے) (٢)۔

محترم قارئین!

اس مقالہ کو تحریر کرنے کا میرا مقصد یہی ہے کہ میں اس کے ذریعے سے لوگوں کو اس عظیم بلا اور خطرناک برائی سے ڈرانے والوں میں شامل ہو جاؤں، اس کے خطرات سے آگاہ کروں، اور یہ واضح کر دوں کہ سنت کے ساتھ کھلواڑ کرنے والوں کے سلسلے میں ایک مسلمان کا کیا موقف ہونا چاہئے ؟

اس کے لئے میں نے بعض قرآنی آیات اور بعض احادیث وآثار کا انتخاب کیا ہے، جو سنت کی اہمیت، اور اس کی تعظیم کو بیان کرنے کے ساتھ، اس کی مخالفت کرنے والے، یا اس میں سے کسی چیز کا استہزاء کرنے

---

(١) صحیح البخاری، حدیث نمبر (٦٤٧٨).

(٢) المغنی لابن قدامة (١٢/ ٢٩٨).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کے انجامِ بد کے سلسلے میں مروی ہیں، اور جن سے سلف صالحین کے اُس موقف کا پتہ چلتا ہے جو انہوں نے مستہزئینِ سنت کے بارے میں اپنایا۔

واضح رہے کہ میں صرف نصوص، اور ان پر ائمہ کرام کے بعض تبصروں کو ہی ذکر کرنے پر اکتفا کروں گا، امید کہ صاحب بصیرت وتوجہ کے لئے حق کو واضح کرنے، اور طریقِ ہدایت کو بیان کرنے میں کافی ہوں گے۔

اس کے علاوہ اگر کہیں اپنی طرف سے کوئی تبصرہ بھی کیا ہے تو اس کی نسبت کتاب میں مذکور دیگر نصوص کے مقابلے میں بہت ہی کم ہوگی۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ اس رسالہ کو میرے لئے، اور پڑھنے والے کے لئے نفع بخش بنائے آمین!

سنت سے مراد کیا ہے؟

قارئین پر یہ واضح رہے کہ رسالہ ہذا میں سنت سے مراد صرف مندوب ومستحب امر ہی نہیں جو کہ فقہاء کی اصطلاح میں مکروہ کے مقابل میں ہے، اور نہ ہی اس سے صرف حدیث رسول ہی مراد ہے جو کہ قرآن کریم کے بالمقابل مستعمل ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے (قرآن سے اس کی دلیل یہ ہے اور سنت سے (یعنی حدیث سے) اس کی دلیل یہ ہے)۔

بلکہ یہاں اس سے سنت کا وسیع تر اور عام مفہوم مراد لیا گیا ہے۔

یعنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ طریقہ کار جس پر چل کر آپ نے زندگی گزاری؛ چاہے وہ طریقہ واجب کے حکم میں ہو یا مستحب کے، اور چاہے اس کا تعلق عبادات سے ہو یا عقائد سے، یا دیگر معاملات وسلوکیات سے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علماءِ سلف کا مشہور قول ہے: (السُّنة: هِيَ العَمَلُ بالكتابِ والسُّنة، والاقتداءُ بصالح السلف، واتِّباعُ الأثر)[1].

یعنی: سنت یہ ہے کہ کتاب اللہ و سنتِ رسول- صلی اللہ علیہ وسلم- پر عمل کیا جائے، اور سلف صالحین کی اقتدا کی جائے، اور دلیل کی اتباع و پیروی کی جائے۔

ابو القاسم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(اہل لغت "سنت" کا اطلاق سیرت و طریقہ پر کرتے ہیں، اور علماء کا قول: (فلان علی السنة، ومن أهل السنة) کا مفہوم یہ ہے کہ فلاں شخص اپنے قول و عمل میں سنت یعنی قرآن و سنت کے موافق ہے کیوں کہ اللہ تعالی یا رسول ﷺ کی مخالفت کے ساتھ سنت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا)[2]۔

ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(سنت اس منہج و طریقہ کو کہتے ہیں جس کے مطابق زندگی گزاری جائے، لہذا سنت ان تمام امور کو اپنانے کا نام ہے جن پر اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین قائم تھے، چاہے ان کا تعلق اعتقادات سے ہو، یا پھر ان کا تعلق اقوال و اعمال سے ہو، یہی کامل سنت ہے، سلف کے یہاں سنت کا استعمال اسی معنی میں ہوتا تھا جو مذکورۃ تمام امور کو شامل ہے۔ اور سنت کا یہی معنی و مفہوم حسن بصری، اوزاعی اور فضیل بن عیاض رحمھم اللہ سے منقول ہے)[3]۔

❁ ❁ ❁

---

(۱) الحجۃ فی بیان المحجۃ: (۲/۴۲۸).

(۲) حوالۂ سابق: (۲/۳۸۴).

(۳) جامع العلوم والحکم، حدیث نمبر (۲۸) کی شرح میں دیکھیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فصل: سنت کی تعظیم کے بیان میں

❁ اللہ عزوجل نے فرمایا:﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ﴾[1].

ترجمہ: اور کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

❁ اور فرمایا:﴿ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ﴾[2].

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی۔

❁ اور اللہ تعالی نے فرمایا ﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴾[3].

ترجمہ: یقینا تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے۔

❁ اور فرمایا: ﴿ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا۟ ۚ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴾[4].

ترجمہ: ہدایت تمہیں اس وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو، سنو! رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

---

(۱) سورۃ الاحزاب، آیت نمبر (۳۶).

(۲) سورۃ النساء، آیت نمبر (۸۰).

(۳) سورۃ الاحزاب، آیت نمبر (۲۱).

(۴) سورۃ النور، آیت نمبر (۵۴).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۞اور فرمایا:﴿ فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾[1].

ترجمہ: سنو! جو لوگ حکمِ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ان پر زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

۞ اور فرمایا:﴿ أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّهُۥ مَن يُحَادِدِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَأَنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْخِزْىُ ٱلْعَظِيمُ ﴾[2].

ترجمہ: کیا یہ نہیں جانتے کہ جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا یقیناً اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے یہ زبردست رسوائی ہے۔

۞اور فرمایا:﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴾[3].

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

---

(۱) سورۃ النور، آیت نمبر (۶۳).

(۲) سورۃ التوبۃ، آیت نمبر (۶۳).

(۳) سورۃ الحجرات، آیت نمبر (۲).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : (اللہ رب العالمین نے مومنوں کو خبر دار کیا ہے کہ اگر انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اپنی آواز کو بلند کیا جس طرح وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں تو ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

ہاں یہ دین سے ارتداد تو نہیں لیکن ایسی معصیت ہے جو عمل کو اکارت کر دیتی ہے، اور اس کے مرتکب کو شعور تک نہیں ہوتا)(۱)۔

---

(۱) الوابل الصیب: (۱/۱۱)ابن القیم رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں: (اگر کوئی یہ پوچھے کہ ارتداد کے بغیر یہ اعمال کو کیسے ضائع وبرباد کر دیتی ہے ؟ تو اس کا **جواب** یہ ہے کہ قرآن وسنت اور آثار صحابہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جس طرح نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں اسی طرح برائیاں بھی نیکیوں کو تہس نہس کر دیتی ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُبۡطِلُواْ صَدَقَٰتِكُم بِٱلۡمَنِّ وَٱلۡأَذَىٰ ﴾البقرة :(۲۶۴). یعنی اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! اور فرمایا:﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرۡفَعُوٓاْ أَصۡوَٰتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ ٱلنَّبِيِّ وَلَا تَجۡهَرُواْ لَهُۥ بِٱلۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ أَن تَحۡبَطَ أَعۡمَٰلُكُمۡ وَأَنتُمۡ لَا تَشۡعُرُونَ ﴾ (اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو، اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زید بن ارقم کی والدہ سے فرمایا کہ " زید سے کہدو کہ انہوں نے اپنے اس عمل سے رسول اکرم کے ساتھ شریک ہو کر اپنے کئے گئے جہاد کی فضیلت کو ضائع کر دیا ہے"۔ حضرت عائشہ نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب زید رضی اللہ عنہ نے (بیع عینہ) کا معاملہ کیا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے بھی اس بات (گناہ کے نیکی کو برباد کرنے) کی صراحت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ " آدمی کو اس زمانے میں قرض لے کر بھی شادی کر لینی چاہئے تاکہ وہ اپنی نظر سے حرام جگہوں کو نہ دیکھتا رہے جس سے اس کا عمل برباد ہو جائے"۔ اور قرآن کریم میں وارد "آیات موازنہ،، بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جس طرح گناہ اس سے بڑا نیک کام کرنے سے مٹ جاتا ہے، ویسے ہی نیک عمل اس سے بڑا برا کام کرنے سے ضائع ہو جاتا ہے۔(دیکھیں: الصلاة وأحكام تاركها ص: ۶۵).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب بتایئے کہ اگر کسی شخص کے اعمال محض اپنی آواز کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کرنے کی وجہ سے برباد ہو جائیں تو بھلا اس شخص کا کیا انجام ہو گا؟ جو پیارے رسول ﷺ کے اقوال، اور طور وطریقے پر دوسروں کے قول وطریقے کو ترجیح دیتا ہو، کیا ایسے شخص کا عمل برباد نہ ہو گا اور اسے اس کا شعور تک نہ ہو؟

۞ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ (رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ ایسی نصیحت کی کہ دل کانپ اٹھے، اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں، تو ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کسی رخصت ہونے والے کی سی نصیحت ہے تو ہمیں وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: " میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، اور امیر کی اطاعت وفرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں، خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا بہت سارے اختلافات کو دیکھے گا، لہذا ایسے میں میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، اور دین میں نئی باتوں سے بچتے رہنا، کیونکہ دین کے اندر ہر نیا کام گمراہی ہے)[1]۔

۞ خلیفہ اول حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ (میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کے قول وفعل میں سے کسی بھی چیز کو ترک کیا تو گمراہ ہو جاؤں گا(۔

ابن بطہ رحمہ اللہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (میرے بھائیو! غور کرو! کہ صدیق اکبر کا حال یہ ہے کہ وہ اس بات سے خائف رہتے کہ اگر انہوں نے کچھ بھی مخالفت کی تو کہیں گمراہ نہ ہو جائیں، تو بھلا بتاؤ! اس زمانے میں اُن کا کیا حال ہوتا جس میں لوگ آپ ﷺ کی ذات اور ان کے فرمودات کا مذاق

---

(۱) سنن ابی داود (۴۶۰۷) سنن ترمذی (۲۶۷۶) سنن ابن ماجہ (۴۴).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اڑانے لگے ہیں، ان کی مخالفت پر فخر محسوس کرتے ہیں، ان کی سنت کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں، اللہ تعالی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں لغزشوں سے بچائے اور برے اعمال سے نجات دے)[۱]۔

۞ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: (اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے آگے کسی کی بھی رائے قابل قبول نہیں ہے)[۲]۔

۞ ابو قلابہ رحمہ اللہ کا قول ہے: (جب تم کسی آدمی سے سنت کے بارے میں بات کرو، اور وہ تم سے کہے کہ ارے سنت کو رہنے دو، کتاب اللہ یعنی صرف قرآن کی بات کرو، تو جان لو کہ وہ شخص گمراہ ہے)[۳]۔

۞ **حافظ ذہبی۔ رحمہ اللہ** اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (جب تم کسی بدعتی اہل کلام کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ: ہمیں قرآن واحادیثِ آحاد کی بات نہ سمجھاو، عقل کی بات کرو (اور عقلی دلائل سے سمجھاؤ) تو جان لو کہ وہ ابو جہل ہے۔ اور جب دیکھو کہ کوئی سالک توحیدی (وحدۃ الوجود کا قائل) یہ کہتا ہے کہ عقل ونقل کی بات چھوڑو اور ذوق ووجد کی بات کرو تو جان لو کہ وہ انسانی شکل میں ابلیس لعین ہے، یا یہ کہ شیطان اس پر سوار ہے، لہذا اگر تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو تو اس کے پاس سے دور ہی رہو، ورنہ ہو سکے تو اس کو پچھاڑ دو اور اس کے سینے پر سوار ہو کر آیت الکرسی پڑھو! اور اسکا گلا گھونٹ دو)[۴]۔

۞ **امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** (مجھے ابو حنیفہ بن سماک بن فضل نے خبر دیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، انہوں نے مقری سے، اور وہ ابی شریح کعبی سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال فرمایا: "جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے کسی بھی ایک کو اختیار کرنے کا حق ہے، اگر چاہے تو وہ قتل کا بدلہ لے، یا یہ کہ وہ دیت لے" ابن سماک کہتے ہیں: "جب میں نے یہ

---

(۱) الابانہ (۱/۲۴۶)

(۲) اعلام الموقعین (۲/۲۸۲).

(۳) طبقات ابن سعد (۷/۱۸۴).

(۴) سیر اعلام النبلاء (۴/۴۷۲).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنا تو ابن ابی ذئب سے پوچھا کہ کیا آپ کی رائے بھی یہی ہے ؟تو انہوں نے(غصے میں آکر) میرے سینے پر دے مارا، میرے اوپر چیخا اور مجھے خوب برا بھلا کہا، کہنے لگے: " میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور پھر تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ آپ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں، ہاں سنو! میں اسے اپناتا ہوں اور اس کو قبول کرنا مجھ پر اور ان تمام لوگوں پر فرض ہے جو اسے سن لے، بے شک اللہ رب العالمین نے لوگوں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کیا اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت بخشی اور ان کے لئے انہی چیزوں کو اختیار کیا جنہیں اپنے پیارے نبی ﷺ کیلئے اختیار کیا، لہذا تمام لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بلا چوں وچرا ان کی پیروی کریں، کسی مسلمان کو اس سے چھٹکارا نہیں۔ ابن سماک کا بیان ہے کہ پھر وہ بولتے رہے یہاں تک کہ میں ان کے خاموش ہونے کی تمنا کرنے لگا)[1] ۔

❁ **امام شافعی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں** : (تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب رسول ﷺ کی سنت سامنے آجائے؛ تو پھر اس بات کی گنجائش نہیں رہی کہ کسی بھی امتی کے قول کی بنا پر اسے ترک کر دیا جائے)[2]۔

❁ **امام حمیدي فرماتے ہیں** :(ایک مرتبہ امام شافعی نے ایک حدیث سنائی تو میں نے کہا کہ آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم مجھے گرجا گھر سے نکلتے دیکھ رہے ہو؟ یا مجھ پر زنّار[3] پڑا ہے کہ میں حدیث رسول کو سنوں اور قبول نہ کروں)[4]۔

❁ **ایک مرتبہ امام شافعی** ہی سے کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا، تو جواب میں انھوں نے فرمایا کہ: "اس سلسلے میں اللہ کے رسول ﷺ کی فلاں فلاں حدیثیں موجود ہیں، تو سائل نے پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا

---

(۱) الرسالہ(ص:۴۰۱)حدیث نمبر(۱۲۳۴) نیز دیکھیں: الحجۃ فی بیان المحجۃ (۳۰۲/۲).

(۲) اعلام المؤقعین(۳۰۲/۲).

(۳)(زُنّار)وہ دھاگہ یاڈوری جسے کاہن، مجوس، اپنے کمر میں باندھتے ہیں. (مترجم).

(۴) حلیۃ الاولیاء(۱۰۶/۹) اور دیکھیں: سیر اعلام النبلاء(۳۴/۱۰).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی رائے یہی ہے؟ اس پر امام صاحب کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور جواب دیا کہ کون سی زمین مجھے پناہ دے گی؟ اور کون سا آسمان مجھے اپنے سایہ تلے جگہ دے گا؟ اگر میں اللہ کے رسول کی حدیث بیان کروں اور اس کو قبول نہ کروں، سنو! رسول اکرم کی احادیث کو میں اپنے کان و آنکھ پر رکھتا ہوں) [1]۔

۞ **امام احمد رحمہ اللہ** فرماتے ہیں: (جس نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بات کو رد کر دیا وہ ہلاکت و بربادی کے قریب پہنچ گیا) [2]۔

۞ **علامہ بربہاری** رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (جو شخص احادیث و آثار پر طعن و تشنیع کرتا ہے یا ان کی تنقیص کرتا ہے تو اس کے مسلمان ہونے پر شک کرو اور بالکل یقین کر لو کہ وہ بدعتی اور خواہشات کا پیروکار ہے) [3]۔

۞ **ابو القاسم اصبہانی** فرماتے ہیں: (سلف اہل سنت کا قول ہے کہ: جب آدمی آثار نبویہ پر طعن کرے تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے مسلمان ہونے پر شک کیا جائے) [4]۔

۞ **امام محمد بن یحیی ذہلی** فرماتے ہیں: (میں نے ابو زکریا یحی بن یحی تمیمی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ "سنت کا دفاع کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے"۔ امام ذُہلی کہتے ہیں: میں نے اس پر ان سے سوال کیا کہ آدمی جہاد میں اپنا مال خرچ کرتا ہے، اپنے نفس کو تھکاتا ہے، پھر بھی سنت کی حفاظت کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: "ہاں اس سے بہت درجہ افضل ہے") [5]۔

---

(۱) الفقیہ والمتفقہ (۱/۱۵۰)، وصفوۃ الصفوۃ (۲/۲۵۶).

(۲) طبقات الحنابلۃ (۲/۱۵) الإبانہ (۱/۲۶۰).

(۳) شرح السنۃ (ص ۵۱).

(۴) الحجۃ فی بیان المحجۃ (۲/۴۲۸).

(۵) ذم الکلام واہلہ (۴/۲۵۳)، ومجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۴/۱۳)، وسیر اعلام النبلاء (۱۰/۵۱۸).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۞ **ابو عبید القاسم بن سلام فرماتے ہیں:** (متبعِ سنت اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارہ پکڑنے والے کی مانند ہے اور وہ میرے نزدیک آج کے زمانے میں تلوار لے کر اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والے سے زیادہ افضل ہے)[1]۔

۞ **امام حمیدي فرماتے ہیں:** (اللہ کی قسم! میرے نزدیک منکرین سنت سے لڑائی کرنا تُرک دشمنوں سے لڑائی کرنے سے زیادہ محبوب ہے)[2]۔

۞ **امام مالک فرماتے ہیں:** (سنت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے اس کا انکار کیا وہ غرقاب ہوا)[3]۔

۞ ۞ ۞

---

(۱) تاریخ بغداد (۱۲/۴۱۰)، وطبقات الحنابلة (۱/۲۶۲).

(۲) سیر اعلام النبلاء (۱۰/۶۱۹).

(۳) ذم الکلام واہلہ (۵/۸۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فصل: سنت کی تعظیم نہ کرنے والوں کا برا انجام

۞ **حضرت سلمہ بن اکوع** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا کھا رہا تھا، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیر کی اور فرمایا: "دائیں ہاتھ سے کھاؤ" تو اس آدمی نے جواب دیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کرے تم ایسا نہ کر سکو" اس نے محض تکبر کی وجہ سے یہ بات کہی تھی، اس کے پاس کوئی شرعی عذر نہ تھا، راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عمر بھر کبھی اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا) [۱]۔

۞ **حضرت ابوہریرۃ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی ﷺ نے مشکیزہ میں منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا" [۲]۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ (مجھے پتہ چلا کہ ایک آدمی نے مشکیزہ کے منہ سے پانی پیا؛ پھر کیا تھا اندر سے ایک سانپ نکل آیا) [۳]۔

۞ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک آدمی اپنی دو چادروں کو زیب تن کر کے بڑا اترا کر چل رہا تھا کہ اللہ تعالی نے اس کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور قیامت کے دن تک وہ دھنستا چلا جائے گا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی، تو ایک نوجوان نے (جس کا نام بھی راوی نے لیا، اور جو ایک لباس کو پہنا ہوا تھا) اس حدیث کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا، اے ابوہریرہ! کیا وہ شخص ایسے چل رہا تھا، پھر وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے حدیث میں مذکور شخص کی نقالی کرنے لگا، اتنے میں وہ زمین پر پھسل کر اس قدر بھیانک انداز میں گرا کہ قریب تھا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتیں، ابوہریرہ رضی اللہ نے

---

(۱) صحیح مسلم، حدیث نمبر (۲۰۲۱).

(۲) بخاری شریف، حدیث نمبر (۵۶۲۷)، و(۵۶۲۸).

(۳) مسند احمد ۱۲/۶۶، حدیث نمبر (۷۱۵۳).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب یہ منظر دیکھا تو اپنے ہاتھ سے اپنے نتھنے اور منہ کی طرف اشارہ کرکے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی

﴿ إِنَّا كَفَيْنَٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ ﴾ (۱)

یعنی: آپ سے جو لوگ مسخرا پن کر رہے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں (۲)۔

۞ عبد الرحمن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سعید بن المسیب کے پاس آیا، نماز کا وقت ہونے والا تھا اور وہ سفر حج یا عمرہ کے لئے رخصت ہونا چاہتا تھا، سعید بن المسیب نے کہا کہ: " نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہونا ؛کیوں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اذان کے بعد مسجد سے وہی شخص نکلتا ہے جس کے دل میں نفاق ہو، الا یہ کہ کسی کو ضرورت ہو اور وہ ضرورت پوری کرنے کے بعد مسجد میں واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہو"۔ اس آدمی نے کہا : میرے رفقاء مقام (حرّہ) میں میرا انتظار کر رہے ہیں، لہذا میں تاخیر نہیں کر سکتا، یہ کہہ کر وہ چل پڑا، سعید ابن المسیب اس آدمی کا تذکرہ کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو یہ خبر ملی کہ سواری سے گر کر آدمی کی ران ٹوٹ گئی ہے) (۳)۔

۞ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تیمی صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں: (میں نے بعض حکایات میں یہ پڑھا ہے کہ ایک بدعتی شخص نے جب اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث سنی: « **إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ** » (۴)۔

---

(۱) سورۃ الحجر، آیت نمبر (۹۵).

(۲) سنن دارمی، حدیث نمبر (۴۳۷) اصل حدیث سوائے قصہ مذکورہ کے بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ دیکھیں بخاری حدیث نمبر (۵۷۸۹) و مسلم حدیث نمبر (۲۷۸)۔

(۳) مصنف عبد الرزاق، حدیث نمبر (۱۹۴۵) ، و سنن الدارمی، حدیث نمبر (۴۴۶) یہ لفظ دارمی کا ہے.

(۴) بخاری حدیث نمبر (۱۶۲) و مسلم حدیث نمبر (۲۷۸).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یعنی تم میں سے کوئی شخص جب نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ نیند کی حالت میں کہاں کہاں گیا ہے" تو اس نے مسخرا کرتے ہوئے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میرا ہاتھ بستر میں کہاں کہاں سے گزرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ دوسرے دن صبح اس آدمی کو اس حال میں پایا گیا کہ اپنے ہاتھ کو بازو تک اپنی شرمگاہ میں ڈالا ہوا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

شارح تیمی اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد آگے کہتے ہیں کہ (آدمی کو چاہئے کہ سنتوں اور توقیفی چیزوں کی تحقیر کرنے سے بچے، سوچو کہ اس آدمی کو کیسے اس کے کرتوت کی نحوست پہنچی؟)[1]۔

۞ ابو یحیی الساجی بیان کرتے ہیں کہ :(ہم لوگ بصرہ کی گلیوں سے چل کر کسی محدث کے گھر کی طرف جارہے تھے، راستے میں ہم تیز چلنے لگے تو ہمارے ساتھ موجود ایک گستاخ، بے دین شخص استہزا کرتا ہوا کہنے لگا: " تم لوگ اپنے پیر فرشتوں کے پر سے اٹھالو، انہیں نہ توڑو" پھر ہوا یہ کہ وہ شخص اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا، یہاں تک کہ اس کے دونوں پیر سوکھ گئے، اور وہ وہیں گر پڑا)[2]۔

۞ امام نووی فرماتے ہیں :(حافظ عبد الحافظ کا بیان ہے کہ مذکورہ حکایت کی سند دونوں ہاتھوں سے پکڑنے یا عینی مشاہدہ کی مانند ہے، کیونکہ اس کے تمام راوی یگانہ روزگار ائمہ ہیں)۔

۞ قاضی ابو الطیب کہتے ہیں کہ :(ہم لوگ دمشق کی جامع مسجد المنصور میں بیٹھے تھے کہ ایک خراسانی نوجوان آیا اور "مسئلہ مصرّاۃ" کے بارے سوال کیا، اور اس کا مع دلیل جواب مانگا، اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کرکے جواب دیا گیا، تو اس نے (جو کہ حنفی تھا) کہا: (أبو ہریرۃ غیر مقبول الحدیث) یعنی ابو ہریرہ کی روایت مقبول نہیں) راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص اپنی بات کو مکمل بھی نہیں کرپایا تھا کہ جامع مسجد کی چھت سے ایک بڑا سانپ گرا اور اس پر حملہ آور ہو گیا، یہ منظر دیکھ کر لوگ گھبرا کر

---

(۱) بستان العارفین للنووي (ص:۹۴).

(۲) ذم الکلام واہلہ (۴/ ۳۶۹) وبستان العارفین للنووي (ص:۹۲).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کود پڑے، وہ خراسانی بھاگنے لگا، سانپ بھی اس کا پیچھا کر رہا تھا، یہاں تک کہ کسی نے اس سے کہا کہ توبہ کر، توبہ کر، تو آدمی نے کہا: " میں اس سے توبہ کر تاہوں" پھر سانپ اچانک غائب ہو گیا۔ اور اس کا کچھ بھی سراغ نہ ملا۔

امام ذہبی اس قصہ کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس کی سند میں سبھی راوی ائمہ ہیں (۱)۔

۞ قطب الدین یونینی کہتے ہیں: (ہمیں ایک شخص کے بارے میں معلوم ہوا جس کو (ابو سلامہ) کہا جاتا تھا، اور وہ بصری کے نواحی علاقہ سے تعلق رکھتا تھا، وہ بے شرم اور سر پھرا آدمی تھا، اس کے سامنے مسواک اور مسواک کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہوا، تو اس نے کہا: واللہ میں تو صرف اور صرف چوتڑ میں مسواک کروں گا، پھر اس نے ایک مسواک لیکر چوتڑ میں ڈالا، اور پھر باہر نکال کر پھینک دیا، پھر ہوا یوں کہ وہ شخص نو مہینے تک اپنے پیٹ اور چوتڑ میں درد محسوس کر تا رہا، پھر نعوذ باللہ اس نے ایک بچہ جنا، جو چوہے کی شکل کا تھا، اس کے چار پیر تھے اور اس کا سر مچھلی کے سر کی مانند اور چوتڑ خرگوش کے چوتڑ کی طرح تھا، جب یہ جانور نما بچہ جنا، تو بچہ نے تین بار زور سے چیخ ماری، یہ سن کر اس آدمی کی بیٹی اٹھی، اور جانور کا سر کچل ڈالا، جس سے جانور مر گیا، وہ آدمی اس کے بعد صرف دو دن زندہ رہا تیسرے دن وہ بھی مر گیا، مرتے وقت بار بار کہتا تھا: "اس جانور نے مجھے مار ڈالا، میری آنتوں کو چیر ڈالا" اس بھیانک حادثہ کو اس علاقہ کے بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جن میں وہاں کے خطباء بھی شامل ہیں۔ کسی نے اس جانور کو مرنے سے پہلے دیکھا اور کسی نے مرنے کے بعد دیکھا) (۲)۔

۞ ۞ ۞

---

(۱) سیر اعلام النبلاء (۲/ ۶۱۸)، نیز دیکھیں: البدایہ والنہایہ (۱۶/ ۱۹۹).

(۲) البدایہ والنہایہ (احداث ۶۶۵ھ).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل: سنت کا مقابلہ کرنے والوں کے بارے میں سلف کا موقف

۞ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے قبیلہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، ہمارے درمیان بشیر بن کعب بھی تھے، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:(حیاء تو ساری بھلائی ہے۔ یا یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حیا مکمل بھلائی ہے) اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ " ہم بعض کتابوں میں، یا حکمت کی باتوں میں پاتے ہیں کہ:" حیاء کی ایک قسم تو اللہ کے لئے سکینت اور وقار ہے، جبکہ دوسری قسم میں کمزوری ہے" یہ سن کر عمران بن حصین کو سخت غصہ آیا، ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا: " میں تمہارے سامنے حدیث رسول ﷺ بیان کر رہا ہوں اور تو اس کے خلاف بات پیش کر رہا ہے") (1)۔

۞ ابو المخارق سے مروی ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ نے دو درہم کو ایک درہم کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے" اتنے میں ایک شخص نے کہا: " اگر دونوں نقد ہوں تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا" تو عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: " میں تمہیں کہتا ہوں کہ

---

(۱) بخاری، حدیث نمبر (۶۱۱۷) و مسلم (۶۱) لفظ مسلم کا ہے۔ فائدہ: عمران بن حصین عنہ کو غصہ کیوں آیا اس سلسلے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۱۰/ ۵۲۲) میں متعدد اقوال نقل کئے ہیں:

۱۔ ایک قول یہ ہے کہ: عمران کو غصہ حضرت بشیر کے قول (وفیہ ضعف) یعنی: حیاء میں کمزوری ہے) کی وجہ سے آیا۔ کیوں کہ یہ نبی ﷺ کے قول (حیاء مکمل بھلائی ہے) کے معارض ہے۔

۲۔ یا اس کے قول (ومنہ) سے آیا۔ کیوں کہ اس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ حیاء کی بعض قسم بھلائی نہیں ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے حیاء کو مکمل بھلائی بتلایا ہے۔ لہذا یہ بھی نبی ﷺ کے قول کے مخالف ہے۔

۳۔ یا یہ کہ ان کو غصہ اس لئے آیا کیوں کہ بشیر بن کعب کا قول باعتبار موقع و محل کے اس شخص کی مانند تھا جو سنت کا مقابلہ کرتا ہے اور دوسرے کے قول کو اس سے بہتر سمجھتا ہے ابن حجرؒ نے اس توجیہ کو راجح قرار دیا ہے۔

۴۔ یا یہ کہ انہوں نے کعب بن بشیر پر نکیر اس لئے کی کہ کہیں یہ سنت و غیر سنت کو خلط ملط نہ کر دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فرمایا ہے اور تم کہتے ہو: " میں اس میں حرج نہیں سمجھتا" اللہ کی قسم ہم دونوں ایک چھت تلے نہیں رہ سکتے)(۱)۔

۞ حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ، جب انہوں نے اپنے ایک رشتہ دار کو دیکھا کہ وہ (گو پھن، غلیل، یا ہاتھ سے) کنکری پھینک رہا ہے تو اسے منع فرمایا اور کہا کہ " رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں مارنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ: یہ نہ تو شکار کر سکتی ہے نہ ہی دشمن کو زخمی کرتی ہے ، لیکن یہ دانت توڑ دیتی ہے یا آنکھ پھوڑ دیتی ہے" اس پر اس آدمی نے عبد اللہ سے کہا" اس میں کیا حرج ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ " میں تمہیں حدیثِ رسول سنا رہا ہوں اور تم ایسا کہہ رہے ہو؟ اللہ کی قسم میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا)(۲)۔

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:(مذکورہ حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر بدعتی، فاسق اور عمداً سنت سے روگردانی کرنے والوں سے قطعِ تعلق کر لینا چاہئے، اور ایسے لوگوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے بات چیت بند کرنا جائز ہے اور حدیث میں جو تین دن سے زیادہ قطعِ تعلق کی ممانعت ہے؛ تو وہ اس شخص سے متعلق ہے جو ذاتی فائدہ یا دنیاوی اغراض کے لئے کسی سے بات چیت بند کر لیتا ہے ، رہی بات اہل بدعت کی تو ان سے اور ان جیسے لوگوں سے ہمیشہ کے لئے ناطہ توڑ لینا جائز ہے، اور یہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے؛ بلکہ اس کے علاوہ بھی اور کئی حدیثوں سے اس کی تائید ہوتی ہے جیسے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث)(۳)۔

ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:(مذکورہ حدیث سے سنت کی مخالفت کرنے والوں سے قطع تعلق اختیار کرنے اور ان سے بات چیت بند کر دینے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ طرز عمل حدیث میں وارد ممانعت میں

---

(۱) سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر (۱۸) وسنن دارمی، حدیث نمبر (۴۴۳) لفظ دارمی کا ہے، شیخ البانی نے صحیح ابن ماجہ، حدیث نمبر (۱۸) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) بخاری (۵۴۷۹)، ومسلم (۱۵۵۴) مذکورۃ الفاظ ابن بطہ کی کتاب الابانۃ کے ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۹۶).

(۳) شرح صحیح مسلم (۱۳/۱۰۶).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داخل نہیں ہو گا، کیوں کہ وہ ایسے شخص سے متعلق ہے جو اپنی ذاتی منفعت کی خاطر کسی شخص سے تین دن سے زیادہ بات چیت بند رکھتا ہے)[1]۔

۞ قتادہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ (ابن سیرین نے ایک آدمی سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی، اس پر اس آدمی نے کہا: "فلان شخص تو ایسا کہتا ہے" یہ سن کر ابن سیرین نے اس سے کہا: میں تمہیں نبی ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم کہتے ہو فلاں نے ایسا اور ایسا کہا ہے، میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا)[2]۔

۞ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے کہا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: « **لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا** » (یعنی تم اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو جب وہ تم سے جانے کیلئے اجازت طلب کریں) اس پر انکے بیٹے بلال بن عبد اللہ نے کہا: "اللہ کی قسم ہم تو انہیں روکیں گے" تو عبد اللہ ان سے ناراض ہوگئے اور غصے میں انہوں نے بلال کو اس قدر برا بھلا کہا جو میں نے کبھی نہیں سنا تھا اور فرمایا کہ "میں تم کو اللہ کے رسول ﷺ کی بات بتا رہا ہوں اور تم کہتے ہو: واللہ ہم انھیں ضرور روکیں گے)[3]۔

امام نووی لکھتے ہیں: (اس حدیث سے سنت پر اعتراض اور اپنی رائے سے اس کا مقابلہ کرنے والے کو سرزنش کرنے کا جواز ملتا ہے)[4]۔

---

(۱) فتح الباری (۹/۶۰۸).

(۲) سنن دارمی حدیث نمبر (۴۴۱).

(۳) مسلم حدیث نمبر (۴۴۲).

(۴) شرح صحیح مسلم (۴/۱۶۲).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ:(عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے بیٹے کو ڈانٹنے سے یہ استنباط کیا گیا ہے کہ محض اپنی رائے و قیاس سے سنت پر اعتراض کرنے والوں کی سرزنش کرنا، اور بطور توبیخ ان سے قطعِ تعلق اختیار کر لینا جائز ہے، مسندِ احمد میں (بطریق نجیح عن مجاہد) یہ جملہ بھی وارد ہوا ہے (فما کلمہ عبد اللہ حتی مات) یعنی: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر کبھی اپنے بیٹے سے بات نہیں کی ، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے [۱])

یہ جملہ اگر محفوظ ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال اس واقعہ سے تھوڑے ہی دنوں بعد ہو گیا تھا) [۲]۔

۞ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ:(ایک آدمی نے سونا یا چاندی کا ایک ٹکڑا اس سے زیادہ وزن کے سونا یا چاندی کے مقابل فروخت کیا تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: " میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح بیع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؛ الا یہ کہ دونوں وزن میں برابر ہوں" اس پر اس آدمی نے کہا" میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا" تو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے (غصہ سے) کہا" کون ہے جو اس سے مجھے چھٹکارا دلائے؟ میں اسے حدیثِ رسول ﷺ سنا رہا ہوں اور مجھے وہ اپنی رائے بتلا رہا ہے، میں اس جگہ کبھی نہیں رہوں گا جہاں تم رہو گے) [۳]۔

۞ اَعرَجُ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: (میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی سے کہتے ہوئے سنا : کیا تمہیں میری بات سنائی نہیں پڑتی ہے، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: " دینار کو دینار کے بدلے میں اور درہم کو درہم کے بدلے میں نہ بیچو؛ مگر

---

(۱) مسند احمد حدیث نمبر (۴۹۳۳).

(۲) فتح الباری (۲/۳۴۹).

(۳) الابانہ لابن بطہ حدیث نمبر (۹۴).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ دونوں برابر ہوں اور ان میں سے کسی چیز کو نقدًا ادھار کے مقابلے میں نہ بیچو'' پھر تم اس کے مقابلے میں اپنا فتوی سناتے ہو، اللہ کی قسم جب تک میں زندہ رہوں گا سوائے مسجد کے اور کسی جگہ تمہارے ساتھ نہیں ٹھہروں گا)(۱)۔

۞ ابو السائب کہتے ہیں:(ہم لوگ وکیع بن الجراح کے پاس تھے، انہوں نے اپنے پاس بیٹھے ایک آدمی سے (جو رائے وقیاس کی باتیں کیا کرتا تھا) کہا: '' اللہ کے رسول ﷺ نے خود اشعار(۲) کیا ہے اور امام امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: اشعار مثلہ ہے'' تو اس آدمی نے کہا: ابراھیم نخعی سے بھی منقول ہے کہ اشعار مثلہ ہے-راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وکیع رحمہ اللہ کو سخت غصہ آگیا اور کہنے لگے: میں تمہیں بتلارہاہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور تم کہتے ہو کہ ابراھیم نخعی نے کہا ہے تم اسی بات کے مستحق ہو کہ تم کو قید میں ڈال دیا جائے ،اور تمہیں اس وقت تک نہ نکالا جائے جب تک کہ تم اس قول سے رجوع نہ کرلو)(۳)۔

۞ خُرَّزاد عابد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابو معاویہ الضریر نے ہارون رشید کے سامنے یہ حدیث بیان کی (احتج آدم وموسی) یعنی آدم و موسی علیہما السلام نے مناظرہ کیا، اس پر اشراف قریش میں سے ایک آدمی نے کہا! ان دونوں کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟

یہ سن کر بادشاہ ہارون رشید غضبناک ہوگئے اور حکم صادر کیا کہ چمڑے کا فرش بچھایا جاے اور تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا جاے یہ زندیق ہے جو حدیث رسول ﷺ میں طعن وتشنیع کرتا ہے یہ دیکھ کر ابو معاویہ

---

(۱) الابانہ لابن بطہ حدیث نمبر (۹۵).

(۲) (اشعار) کہتے ہیں '' بدنہ '' یعنی (قربانی کے جانور) کی کوہان میں ایک طرف چھید کر دینا یہاں تک کہ خون بہہ کر اس پر نشان پڑ جائے، اور اس سے پتہ چلے کہ یہ (ہدي) کا جانور ہے. ملاحظہ ہو النہایۃ (۲/۴۷۹).

(۳) جامع الترمذی (۳/۲۵۰).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الضریر بادشاہ سلامت کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے لگ گئے کہ امیر المؤمنین یہ جلد بازی میں صادر ہونے والی غلطی ہے اور اس نے بات نہیں سمجھی ہے، اسے معاف فرمادیجئے! تب جاکے بادشاہ کا غصہ ختم ہوا)[1]۔

۞ عاصم کہتے ہیں: (زر بن حبیش اذان دے رہے تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا اور استہزاء کرتے ہوئے کہا: ابو مریم! میں تو تمہیں اس عمل سے کہیں بڑا سمجھتا تھا، یہ سن کر زر بن حبیش نے کہا : میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا یہاں تک تم اللہ رب العالمین سے ملاقات کرلو)[2]۔

۞ امام حاکم کہتے ہیں:(ابو بکر صبغی نے ایک بار ایک فقیہ سے کہا:" حدثونا عن سلیمان بن حرب" یعنی مشائخ نے سلیمان بن حرب سے حدیث روایت کی ہے) اس پر فقیہ نے تکبرا کہا: " بس کرو! کب تک ہمیں (حدثنا) اور(اخبرنا) سناتے رہوگے؟ "اس پر ابو بکر صبغی نے کہا: " اے شخص! میں تمہاری باتوں میں ایمان کی بو نہیں پاتا ہوں، اور سنو! تمہیں میرے گھر آنے کی قطعا اجازت نہیں، پھر انہوں نے اس آدمی سے تادم حیات کبھی بات نہیں کی)[3]۔

۞ واقدی کا بیان ہے:(ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ مروان بن حکم نے مدینہ میں اپنے دورِ امارت میں ابن یامین النضری سے سوال کیا کہ بتاؤ:" کعب بن اشرف کا قتل کیسے ہوا تھا؟ ابن یامین نے جواب دیا : اسے دھوکہ سے قتل کیا گیا تھا، اس پر وہاں موجود حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (جو بزرگ ہوگئے تھے) نے کہا: اے مروان! کیا تمہارے نزدیک اللہ کے رسول ﷺ دھوکہ دے سکتے ہیں؟ اللہ کی قسم ہم لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم ہی سے اسے قتل کیا تھا، اور سنو! اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ سوائے مسجد کے کسی جگہ اکٹھا نہیں ہو سکتا، اور عرض کیا اے ابن

---

(۱) تاریخ بغداد (۱۴/ ۷)، وذم الکلام واہلہ (۴/ ۲۶۳)، سیر اعلام النبلاء (۹/ ۲۸۸).

(۲) سیر اعلام النبلاء (۱۶۹).

(۳) سیر اعلام النبلاء (۱۵/ ۴۸۵)، وطبقات الشافعیہ للسبکی (۳/ ۱۰).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یامین! اگر میں بچ گیا اور تم پر قادر ہوا اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوئی تو اس سے تمہارا سر کاٹ ڈالوں گا)[۱]۔
گا)[۱]۔

۞ ابو عبد اللہ المؤذن کا بیان ہے: (میں ابن ابی شریح کے ساتھ (غور) نامی جگہ کی طرف جا رہا تھا کہ ان سے ایک آدمی وہاں کی بعض پہاڑی پر ملا، اور عرض کیا: ”میری بیوی نے چھ مہینے میں بچہ جنا ہے، اس بچہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟“ ابن ابی شریح نے جواب دیا کہ: ”بچہ تمہارا ہی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ((الولد للفراش)) یعنی لڑکا صاحب فراش کا ہے“ وہ آدمی جواب سے مطمئن نہ ہوا، اور اپنا سوال دہرایا، ابن ابی شریح نے پھر وہی جواب دیا، تو آدمی نے کہا: ”میں اس کو تسلیم نہیں کرتا“ ابن ابی شریح نے کہا: یقینا یہ شخص جنگ کی دعوت دے رہا ہے اور یہ کہہ کر اپنی تلوار اس پر سونت لی، یہ ماجرا دیکھ کر ہم ان کی طرف لپکے اور کہنے لگے کہ: معاف کر دیجئے! یہ شخص جاہل ہے اور کیا کہتا ہے اسے معلوم نہیں)[۲]۔

۞ ابو الحسین الطبسی کا بیان ہے: (اس نے ابو سعید اصطخری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ جب کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کہ: کیا ہڈی سے استنجاء کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، اس آدمی نے پوچھا: اس کا سبب کیا ہے؟ تو ابو سعید نے جواب دیا: کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: (هو زاد إخوانكم من الجن) یعنی یہ تمہارے (جِنُ) بھائیوں کی خوراک ہے، اس نے پھر پوچھا: بتائیے! انسان افضل ہے یا جن؟ اصطخری نے جواب دیا: انسان، اس پر اس آدمی نے کہا: پھر یہ بتائیے کہ پانی سے استنجاء کرنا کیوں جائز ہے جبکہ وہ انسان کی خوراک ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اتنا سننا تھا کہ اصطخری اس پر کود پڑے اور

---

(۱) الصارم المسلول (ص ۹۰).

(۲) ذم الكلام واہلہ (۴/۳۹۸) رقم (۱۲۵۸).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا گلا پکڑ کر کہنے لگے: زندیق! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا مقابلہ کر رہے ہو؟ اور اس کا گلا گھونٹنے لگے، اگر میں انہیں نہیں روکتا تو اسے مار ہی ڈالتے)[1]۔

۞ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(کیا صحابہ کرام میں کوئی ایسا تھا جو حدیث رسول ﷺ کو سننے کے بعد اپنے قیاس، ذوق یا وجد، خواہش، یا اپنی عقل یا سیاست سے اس کا مقابلہ کرتا ہو؟ کیا ان میں کوئی ایسا تھا جس نے کبھی رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اپنی عقل یا قیاس، یا ذوق یا سیاست، یا کسی کی تقلید کو مقدم کیا ہو؟ نہیں ہر گز نہیں! یقینا اللہ رب العالمین نے ان کی آنکھوں کو ایسے شخص کے چہرہ کی طرف دیکھنے سے بھی محفوظ رکھا، ان کے زمانے میں ایسے آدمی کا وجود ہی نہ تھا، اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بہت مشہور ہے:(انہوں نے اپنی تلوار سے ایک شخص کا سر محض اس وجہ سے تن سے جدا کر دیا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو مقدم سمجھا اور ساتھ میں یہ فرمایا: ”میرا یہی فیصلہ ہے ہر اس شخص پر جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر کسی دوسرے کے فیصلے مقدم سمجھتا ہو“[2]

یا اللہ! کیا کرتے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ؟ اگر ان چیزوں کو دیکھتے جو ہم اس زمانے میں دیکھ رہے ہیں، آج تو فلاں وفلاں کی رائے کو نبی معصوم ﷺ کے قول پر مقدم سمجھا جاتا ہے اور جب کوئی نبی معصوم ﷺ کی بات کو ان لوگوں کی بات پر مقدم سمجھتا ہے تو اس سے دشمنی مول لی جاتی ہے، پس اللہ کی پناہ! وہی مددگار ہے اور اسی کے پاس مقررہ وقت پر لوٹ کر جانا ہے)[3]۔

❁ ❁ ❁

---

(۱) مدارج السالکین (۱/ ۳۳۴).

(۲) مذکورہ قصہ کی سند ضعیف ہے. ملاحظہ ہو: تخریج الامام الزیلعی لأحادیث الکشاف(۱/ ۳۳۰)(مترجم).

(۳) مدارج السالکین(۱/ ۳۳۴).

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

محترم قارئین! گزشتہ صفحات میں بیان کئے گئے نصوص سنتِ رسول ﷺ کی تعظیم پر واضح طور پر دلالت کرتے ہیں۔

نیز معارضینِ سنت کے سلسلے میں سلف کا موقف کیا تھا؟ وہ بھی بیان کر دیا گیا ہے، جس میں یقینا آپ معارضین کے خلاف سلف صالحین کی سختی، اور ان کے حزم وقوت ارادت کا ملاحظہ کئے ہوں گے۔

۞ ابن القیمؒ فرماتے ہیں: (سلف صالحین کے سامنے جب کوئی حدیث رسول ﷺ کا مقابلہ کسی رائے یا قیاس، یا استحسان، یا کسی کے بھی قول سے کرتا تو اس پر سخت نکیر کرتے، غصے کا اظہار کرتے، بلکہ اس سے قطع تعلق اختیار کر لیتے تھے، اور اس معاملے میں تو ان لوگوں کو بھی نہیں بخشتے تھے جن کی عظمت وبڑائی کی مثال بیان کی جاتی، اور سوائے اس کے کہ حدیث رسول ﷺ کو مان لیا جائے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں، کسی دوسری چیز کو روا وجائز نہیں سمجھتے اور اسے قبول کرنے میں ذرہ برابر بھی توقف نہیں کرتے)[1]۔

میرے مسلمان بھائی! آپ سلف صالحین کا اپنے زمانے کے معارضینِ سنت کے بارے میں موقف کا موازنہ موجودہ زمانے کے لوگوں کے موقف کے ساتھ کیجئے جو وہ سنت کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اور اس سے پہلے ان کا قول دیکھئے پھر معاصرین کا قول دیکھئے!

سلف کے زمانے میں مستہزئین ومعارضین سنت کے نمونے دیکھ چکے ہیں، اب اِس زمانے کے بھی چند نمونے بطور مثال آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں:

---

(۱) اعلام الموقعین (۲۳۴/۴).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ایک شخص نے ایک حدیث کو ماننے سے انکار کر دیا، تو اس سے کہا گیا کہ بھئی! یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے، تو اس پر وہ بول پڑا: اسے اپنے پیر تلے رکھو!!

۲۔ ایک شخص کے سامنے اللہ کے رسول ﷺ کی یہ حدیث پیش کی گئی «**إذا وقع الذباب في إناء أحدكم**...». (یعنی جب تمہارے برتن مین مکھی گر جائے.........الحدیث))۔

تو برجستہ بڑی بے حیائی سے اس پر یوں تبصرہ کیا: "میں کافر ڈاکٹر کی بات مان لوں گا رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں مانوں گا"۔

۳۔ ایک نے کہا: جب حدیث عقل سے ٹکرا جائے تو حدیث کو رد کر دو، کہا گیا کہ اگر حدیث صحیح بخاری کی ہو؟ تو اس نے کہا ہاں! بالکل گرچہ حدیث صحیح بخاری ہی کی کیوں نہ ہو، اس کی بھی اس تعلق سے کوئی خصوصیت نہیں!!!

محترم قارئین! اس طرح سے یہ لوگ سنت کا مسخرہ اڑاتے ہیں، اور اس کا استہزاء کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کے ساتھ آج ہم سب کا موقف کیا ہے؟ کیا ہم انہیں روکتے ہیں؟ انہیں سرزنش کرتے ہیں؟ یا ہم ان سے قطع تعلق اختیار کرتے ہیں؟

نہیں! نہیں! ہر گز نہیں! بلکہ ہم میں سے اکثر لوگ خواہشات کے غلام واپنی رائے کے پیرو بن کر ایسے لوگوں کی تعظیم کرتے ہیں اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں!!

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (۱).

ترجمہ: (اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے)۔

---

(۱) سورۃ القصص، آیت نمبر (۵۰).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم میں سے اکثر لوگ ان بدعقیدہ لوگوں کی کثرتِ اعمال، اور لوگوں میں ان کی شہرت سے دھوکہ میں پڑگئے ہیں اور یہ بھول گئے ہیں کہ قبولیتِ اعمال کے شرائط میں سے ایمان ایک اہم شرط ہے۔

جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے: ﴿وَمَن يَعۡمَلۡ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٞ فَلَا يَخَافُ ظُلۡمٗا وَلَا هَضۡمٗا﴾ [1].

ترجمہ: اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان والا بھی ہو تو اسے نہیں نہ بے انصافی کا کھٹکا ہو گا نہ حق تلفی کا۔

سنت کا استہزاء کرنا ناقص ایمان ہے، جو کہ کتاب وسنت کی پیروی نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهۡوَى ٱلۡأَنفُسُۖ وَلَقَدۡ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلۡهُدَىٰٓ﴾ [2].

ترجمہ: یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

۞ اور فرمایا: ﴿أَفَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلۡمٖ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمۡعِهِۦ وَقَلۡبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةٗ فَمَن يَهۡدِيهِ مِنۢ بَعۡدِ ٱللَّهِۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾ [3].

ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے۔ اور اس کے کان ودل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے؟

---

(۱) سورہ طہ، آیت نمبر (۱۱۲).

(۲) سورۃ النجم، آیت نمبر: (۲۳).

(۳) سورۃ الجاثیۃ آیت نمبر: (۲۳).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۞اور حدیث شریف میں ہے: «سَتَفْتَرِقُ أمتي على بِضْعٍ وسبعينَ فرقةً، أعظمها فتنةً على أمَّتي قومٌ يقيسون الأمورَ برأيهم فيُحرِّمون الحلالَ ويُحلِّلون الحرامَ»[1].

ترجمہ: عنقریب میری امت ستر (۷۰) سے کچھ زائد فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی اور میری امت پر سب سے بڑا فتنہ ان لوگوں کا ہوگا جو معاملات کو اپنی رائے و قیاس سے تولیں گے، اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیں گے۔

۞حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:(تم لوگ اپنے کو اصحاب رائے سے دور رکھو، کیوں کہ وہ سنتِ رسول ﷺ کے دشمن ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث رسول ﷺ کو یاد کرنے سے عاجز ہوگئے، اور اپنی آراء سے فتاوے دینے لگے چنانچہ خود تو گمراہ ہوگئے لوگوں کو بھی گمراہ کردیئے)[2]۔

۞ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''اگر دین میں رائے کا دخل ہوتا تو موزے کے نچلے حصے کا مسح اس کے اوپری حصے کے مسح سے بہتر ہوتا''[3]۔

۞عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:'' بے شک تم ایسی قوموں کو پاؤگے جنہیں گمان ہوگا کہ وہ تمہیں اللہ تعالی کی کتاب کی طرف بلا رہے ہیں، حالانکہ وہ کتاب اللہ کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک چکے ہونگے؛ لہذا تم علم کو لازم پکڑنا، بدعت سے اپنے کو بچانا، غلو و بے جا تکلف سے اپنے کو دور رکھنا، اصل چیز کو اپنانا،،[4]۔

---

(۱) اس حدیث کو ابن بطہ نے الابانۃ(۱/۳۷۴) میں اور امام حاکم نے المستدرک(۴/۴۳۰) میں روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے کہا ہے کہ'' یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے اور ان دونوں نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔امام ہیثمی نے مجمع الزوائد(۱/۱۷۹) میں کہا ہے کہ'' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں،،۔

(۲) دیکھئے: شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ (۱/۱۲۳) الفقیہ والمتفقہ(۱/۱۸۰) الجامع لابن عبد البر کی(ص۴۷۶).

(۳)اسے امام ابو داود نے(۱/۱۱۴) حدیث نمبر(۱۶۲)روایت کیا ہے،اور حافظ ابن حجر نے التلخیص الحبیر(۱/۱۶۹) میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

(۴) اس کی تخریج امام دارمی نے اپنی سنن(۱/۶۶) اور لالکائی نے شرح اصول..(۱/۸۷) میں کی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۞ابن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”عقلمندو! عبرت حاصل کرو، دیکھو کہ سنت کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کے ساتھ طریقۂ تعامل میں ہمارے اور ہمارے دانشمند سلف صالحین کے موقف میں کس قدر فرق اور دوری پائی جاتی ہے۔ایک طرف جہاں ہمارے اسلاف کے دل ودماغ ایمانی غیرت و دینی جذبہ سے معمور ہوتے تھے، وہیں آج حال یہ ہے کہ ہم مستہزئینِ سنت کے ساتھ گھل مل کر رہنے لگے ہیں!

یہ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابی، اور اپنی قوم کے سرداروں میں سے ہیں! جب ان کے سامنے ان کا قریبی رشتہ دار سنت رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے تو اس سے سارے تعلقات ختم کرتے ہوئے اس سے بات چیت نہ کرنے اور یکسر چھوڑ دینے کی قسم کھاتے ہیں، حالانکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ صلہ رحمی کرنے پر کس قدر ثواب ہے اور قطع رحمی (رشتہ ناطہ توڑنے) پر کس قدر عقاب ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام میں سے عبادہ بن الصامت، وابو درداء جن کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ”حکیم الامت“ کا لقب عطا کیا تھا۔ نیز صحابیِ رسول ابو سعید خدری رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ سب کے سب جلیل القدر صحابہ کرام محض اس وجہ سے اپنے شہر اور وطن کو خیر باد کہہ دیتے ہیں کہ وہاں کوئی شخص حدیث رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور آپ ﷺ کی سنت سننے میں توقف کرتا ہے۔

کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ رب العالمین کے یہاں ہمارا کیا حشر ہوگا؟ حالانکہ ہم تو اہل زیغ کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں، ہم انہیں صبح وشام اللہ تعالی کی آیتوں کا مذاق اڑاتے ہوئے دیکھتے ہیں، پیارے رسول ﷺ کی سنت سے دشمنی اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور اس میں الحاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اس کج روی، اور لغزش سے محفوظ رکھے“۔ (۱)

---

(۱) الابانۃ (۱/۵۲۹).

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آج جبکہ اہل سنت وجماعت کی طرف منسوب بعض حضرات سنت کا مذاق اڑانے والوں کی تعظیم وتکریم کرتے نظر آتے ہیں؛ تو دوسری طرف ان میں سے بعض لوگ تو سنت کا مسخرا اڑانے میں خود شامل ہو گئے ہیں، ان کا استہزا ان چیزوں سے متعلق ہوتا ہے جنہیں " جِبلِّی سنت،، یعنی " فطری سنت،، کا نام دیا جاتا ہے۔

مثلاً سر کا بال لمبا رکھنا، اگر کسی جوان کو اس کا حریص اور اس پر عمل پیرا دیکھتے ہیں، تو اسے طعنہ دینا اور اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں۔

حالانکہ یہ بد نصیب لوگ اس پر غور نہیں کرتے کہ وہ ایک ایسی چیز کا مذاق اڑا رہے ہیں جس کو رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود کیا ہے۔

ہاں اگر یہ بد نصیب لوگ "جبلی سنتوں،، پر عمل کرنا مستحب نہیں سمجھتے جیسا کہ بعض اہل علم کا موقف ہے [1] تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا یہ موقف (جبلی سنتوں پر عمل کو مستحب نہ سمجھنا) اس بات کو قطعی جائز نہیں ٹھہراتا کہ وہ اس شخص کا مذاق اڑائیں جو اسے مستحب سمجھتا ہے، یا اس پر عمل کرتا ہے۔

---

(۱) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" فطری وجبلی امور میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اقتداء کرنے سے متعلق اہل علم علم کے درمیان قدیم ومشہور اختلاف ہے. ۔آگے فرماتے ہیں۔:" وہ مباح امور جن کو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بلا قصد وارادہ کے انجام دیا ہے ان میں آپ کی اقتدا کرنا مباح ہے یا مستحب؟ اس بارے میں اہل علم کے دو قول ہیں: امام احمد اور دوسرے ائمہ کرام سے دونوں طرح کے قول پائے جاتے ہیں،، فتاوی ابن تیمیہ:(۱۰/۴۱۱). میں کہتا ہوں: مسئلہ کی تفصیل کا یہ مقام نہیں، سر دست جس بات کو میں ثابت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ" دو قول میں سے اگر کوئی کسی ایک کو راجح سمجھتا ہے، تو اس کیلئے ہر گز یہ مناسب نہیں کہ مخالف قول والے پر طعن وتشنیع کرے اور اس کا مذاق اڑائے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی موقف یہی ہے کہ جبلی امور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی مستحب کے درجے میں نہیں۔ اس کے باوجود جو ان امور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اقتدا کرتے ہیں ان کے بارے میں کہتے ہیں:"کوئی اگر ان امور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی کرے تو اس پر نکیر نہیں کی جائے گی کیوں کہ یہ اجتہادی مسئلہ ہے (فتاوی:۱/۲۸۲). غور =

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس کا مقصد توجیہ وارشاد ہے تو علمی نقاش کا دروازہ کھلا ہوا ہے، مذاق اڑانا اس کا حل نہیں ہے۔

اور ان لوگوں سے بھی بڑا خطرناک معاملہ اس شخص کا ہے جو ''تعبدی افعال پر،، (جن کے سلسلے میں حکم صریح موجود ہے) کسی کا مذاق اڑاتا ہے۔ مثال کے طور پر نصف پنڈلی تک کپڑا پہننا، نماز میں سترہ کا اہتمام کرنا۔ وغیرہ وغیرہ!

مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے کہ ان کا سینہ تو اس شخص پر تنگ ہو جاتا ہے جو تطبیقِ سنت کی کوشش کرتا ہے، چاہے اس کا تعلق ''جبلی سنت،، سے کیوں نہ ہو؛ کیوں کہ جو شخص اس پر عمل کرتا ہے وہ نہ تو کسی حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے اور نہ ہی مکروہ کا۔ وہ تو علی الاقل مباح (جائز کام) سے باہر ہی نہیں نکلتا۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے سینے اہل بدعت و معاصی کو دیکھ کر تنگ نہیں ہوتے؟ کیا انہیں ان لوگوں کی طرح بننا پسند ہے جو مسلمانوں کا تو قتل عام کرتے ہیں لیکن مشرکوں وبت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں! اللہ المستعان!!

محترم بھائیو!

سنت رسول ﷺ کا مذاق اور استہزاء بڑے خطرے کی گھنٹی ہے۔

۞ عبد اللہ بن دیلمی کہتے ہیں: '' مجھے خبر ملی ہے کہ دین کا خاتمہ ترکِ سنت سے شروع ہوتا ہے، ایک ایک سنت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ دین ختم ہو جائے گا، جس طرح رسی ایک ایک بَل کے جانے سے ختم ہو جاتی ہے'' [1]۔

=

کیجیے کہ شیخ الاسلام نے نکیر کرنے سے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ اس کا مذاق اڑایا جائے، واضح رہے کہ اہل علم کیلئے زیر بحث مسئلہ میں علمی مباحثہ کی راہ مسدود نہیں ہے۔

(۱) سنن الدارمی (۱/۵۸)، والابانہ لابن بطہ (۱/ ۳۵۰) وشرح اصول اعتقاد اھل السنہ (۱/ ۱۰۴).

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لوگو! سلف صالحین کے فہم کے مطابق قرآن وسنت کی طرف لوٹ آؤ!

فَكُـلُّ خيْـرٍ فِـي اتِّبَـاعِ مَـنْ سَـلَف

وَكُـلُّ شَـرٍّ فِـي ابْتِـدَاعِ مَـن خَلَـف

(کیوں کہ ہر بھلائی سلف صالحین کی پیروی میں ہے جبکہ ہر شر بعد میں آنے والے کی بدعت میں ہے)[1]۔

۞ ابو حفص عمرو بن سلمہ نیساپوری حداد کہتے ہیں: ”جو شخص ہر وقت اپنے افعال واحوال کو کتاب وسنت کے ترازو سے نہیں تولتا، اور اپنے خیالات کو متہم نہیں کرتا اسے کامیاب لوگوں میں نہ سمجھو،،[2]۔

۞ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ اپنی کتاب ” نواقض الاِسلام،، میں فرماتے ہیں:(جو شخص رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی کسی بھی چیز سے بغض رکھتا ہے وہ اس پر عمل کرنے کے باوجود کافر ہے۔اسی

---

(۱) یہ شعر ابراہیم اللقانی کی کتاب (متن الجوہرۃ) سے ماخوذ ہے، جو اشعری عقائد کے منہج پر منظوم ہے۔ تعجب خیز تناقض اس میں یہ ہے کہ انہوں نے اس میں یہ شعر بیان کیا ہے، حالانکہ اس سے قبل انہوں نے خود کہا ہے:

وَكُـلُّ نَـصٍّ أَوهَـم التَّشْـبيهَا أَوِّلْـه أَو فَـوِّض وَرُم تَنـزِيها

یعنی: ہر وہ نص جس سے تشبیہ کی بو پائی جائے اس کی تاویل کرو، یا تفویض کا طریقہ اختیار کرو اور تنزیہ کا قصد کرو) کاش مجھے معلوم پڑتا کہ کیا تفویض وتاویل سلف کا طریقہ ہے؟ دیکھئے کیسے اس شعر میں تاویل وتفویض کا حکم دیتا ہے پھر اخیر میں اس کا بھی اعتراف کرتا ہے کہ :فَكُلُّ خَيرٍ فِي اتِّبَاعِ من سَلف.....ہر بھلائی سلف کی پیروی میں ہی ہے..الخ. یہاں اس شعر کی طرف اشارہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ بدعتیوں کا یہی حال ہوتا ہے، ان کے اقوال تناقضات کا مجسمہ ہوتے ہیں، استقرار رائے ان کو نصیب نہیں ہوتی۔ میں نے اس کے اس شعر سے استشہاد کیا ہے کیونکہ اس کا مفہوم صحیح ہے گرچہ اس کا کہنے والا خود اس پر عمل پیرا نہ ہوسکا۔ بہت سے فقہ کے حامل حقیقت میں فقیہ نہیں ہوتے۔

(۲) حلیۃ الاولیاء(۱۰/ ۲۳۰)، والرسالۃ القشریۃ(ص۱۷).

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

طرح وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی کسی چیز سے، یا اللہ تعالی کی طرف سے بیان کردہ کسی ثواب یا عقاب کی بات کا مذاق اڑاتا ہے وہ کفر کا مرتکب بن جاتا ہے۔

اسکی دلیل اللہ تعالی کا قول: ﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ﴾[1].

(ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟)۔

شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن عبد الوہاب لکھتے ہیں: (جو شخص ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اس کے کفر پر علماء کا اجماع ہے، لہذا جو شخص کتاب اللہ کا مذاق اڑائے، یا رسول اللہ کا یا اس کے دین کا وہ شخص بالاجماع کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ حقیقت میں استہزاء اس کا مقصد نہ ہو (بطور مذاق اس کو انجام دے)[2]۔

مسلمانو! معاملہ نہایت نازک وخطرناک ہے!

اگر آپ اس آدمی کی بات پر غور کریں جو اس نے غزوہ تبوک کے موقع پر کہی تھی اور جس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی پھر اس کی بات اور دورِ حاضر میں دعوت کی طرف منسوب بعض لوگوں کی باتوں کے درمیان مقارنہ کریں تو آپ جان لیں گے کہ بعد کے ان لوگوں کی باتیں زیادہ خطرناک ہیں! پس اللہ تعالی ہی مددگار ہے!

۞ ابن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (بھائیو! اللہ سے ڈرو اور ایسے شخص کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بچو جس کو فتنہ نے آدبوچا ہے، جس سے اس کا دل ٹیڑھا ہو گیا ہے، اس کی بصیرت اندھی ہو گئی ہے اور باطل کے لئے اس کی مدد مضبوطی اختیار کر چکی ہے، چنانچہ وہ سرگرداں ہے اور تاریکی میں بھٹکا ہوا ہے۔

---

(۱) سورۃ التوبہ (۶۵-۶۶).

(۲) تیسیر العزیز الحمید (ص ۶۱۷).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہ چیز اپنی گرفت میں لے لے، جو اسے اپنی گرفت میں لے رکھی ہے۔

لہٰذا اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس سے دعا اور فریاد کرو جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اور ترغیب دی ہے﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴾[1]

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے)[2]

❁ ❁ ❁

کتبہ: محتاج رحمت الٰہی: عبد القیوم بن محمد بن ناصر السحیبانی

مدینہ منورہ میں، منگل کی رات بتاریخ ۱۱ / ذی الحجۃ ۱۴۱۳ھ کو اس رسالہ کی تالیف سے فارغ ہوا، پھر دوسری طباعت کے موقع پر نظر ثانی کی گئی جس میں حسب ضرورت حذف و اضافہ کیا گیا اور یہ بروز جمعرات ظہر کے بعد ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ ، مدینۃ الرسول ﷺ میں انجام پایا۔

مترجم:

اس کتابچہ کے ترجمہ سے بدھ کی رات، بتاریخ ۲/صفر ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲/نومبر ۲۰۱۶ء کو، مدینۃ الرسول ﷺ میں فارغ ہوا۔ والحمد للہ أولا وآخرا وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

محتاج دعا: امیر الاسلام بن بحر الحق بن دوست محمد چاند پوری (عَفَى اللّٰهُ عنه وغَفَرَ لَه ولِوالدَيْهِ، ولأهله، ولإخوانه ولجميع المؤمنين). ❁❁❁

(۱) سورۃ آل عمران، آیت نمبر (۸).

(۲) الابانہ (۱/ ۱/ ۲۶۰ - ۲۶۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كلية عائشة الصديقة رضي الله عنها

دار الضيافة

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مرکز السلام التعلیمی

جھارکھنڈ

بہار، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے سنگمی علاقہ راج محل سب ڈویژن کے شہر کھنڈ میں واقع یہ تعلیمی ورفاہی ادارہ اپنے متعدد شعبہ جات کے ساتھ میدان حرکت وعمل میں تقریباً دو دہائی سے رواں دواں ہے۔

مرکز کے تحت قائم تعلیمی ادارے

★ **کلیہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:**

قوم وملت کے بچوں کی دینی وعصری تعلیم کا ایک منفرد تعلیمی ادارہ ہے۔ جس میں ابتدائیہ سے فضیلت تک کی تعلیم کا عصری تقاضوں کے مطابق انتظام ہے۔
کلیہ کے کیمپس کے اندر ہی طلبہ کے لئے عربی اور انگلش بول چال کی کوچنگ کی سہولت ہے۔

★ **کلیہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا للبنات:**

یہ کلیہ شمالی ہند میں بچیوں کے لئے ممتاز تعلیمی اداروں میں سے ایک ہے جو مناسب تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ طالبات کی حفاظت میں مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔
یہاں منتخب طالبات کو کمپیوٹر سائنس کی تعلیم اور خواہشمند طالبات کے لئے میٹرک اور انٹر کی تعلیم وکوچنگ کی سہولت میسر ہے۔